یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ہمارے نبی ؐ

مؤلفہ

سید نواب علی ایم۔ اے۔ پروفیسر بڑودہ کالج

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
کے لئے

باہتمام عبد اللطیف خاں
مطبع جامعہ ملیہ علیگڈھ میں طبع ہوئی

بار دوم
طبع جدید

ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ
جولائی ۱۹۲۴ء

تعداد ۱۰۰۰
قیمت ۸؍

شکریہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ نے جب نظام تعلیم کی طرف توجہ کی تو اردو زبان میں ایسی کتابوں کی قلت محسوس ہوئی جو تعلیمی اصول کو پیش نظر رکھکر طلبار کیلئے نصاب میں داخل کیجا سکیں لیکن بعض مضامین میں تو کتابیں ملنا محال ہی معلوم ہوا۔ اس لئے قیام جامعہ کے چند ماہ بعد ہی یہ ارادہ کرلیا گیا تھا کہ جو جامعہ اس اہم خدمت کو اپنے ذمہ لے اور کتب درس بتدریج طیار کرائے۔ اُس وقت تک کے لئے کہ یہ کتابیں طیار ہو کر شایع ہوں نصاب میں موجودہ وقت کتابوں میں سے بہترین تجویز کردی گئی تھیں۔ ان مجوزہ کتابوں میں سے یہ مختصر مگر نفیس و مفید کتاب بھی تھی جو جامعہ کی طرف سے اس وقت شایع کیجا رہی ہے۔ باوجود تلاش کے اس کی چند کاپیاں بھی ہمارے طلبار کو نہ مل سکیں۔ میں اپنے فاضل استاد اور مخدوم دوست مولوی سید نواب علی صاحب ایم۔اے کا اپنی اور اراکین جامعہ کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے بخوشی مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کو اس چھوٹی مگر بیش بہا کتاب کا حق اشاعت ہبہ کردیا۔ سید صاحب موصوف سے ابھی اور تقاضا جاری ہے خدا کرے اہل قلم حضرات اس طرح جامعہ کی اور اس ذریعہ سے قوم کی خدمت پر آمادہ ہو جائیں۔

خاکسار

عبدالمجید خواجہ
شیخ الجامعہ

۲۷ر جولائی ۱۹۲۲ء

ڈڈیکیشن

نہایت ادب کے ساتھ یہ کتاب ہر ہائینس
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی
فرمانروائے ریاست بھوپال دام ملکہا کے نام نامی
سے معنون کیجاتی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نواب علی۔ ایم۔ اے
پروفیسر بڑودہ کالج

فہرست کتاب

دیباچہ

ہندستان میں مذہبی تعلیم کی ضرورت یہاں تک محسوس ہونے لگی ہے کہ اب سرکاری مدارس میں بھی اس کے اجرا کے متعلق مشورے ہو رہے ہیں بلکہ برہما میں گورنمنٹ کی طرف سے عملی کارروائی بھی شروع ہوگئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس قدر مذہبی تعلیم کی طرف سے عدم توجہی عمل میں آئی اسی قدر اخلاقی اور روحانی حالت ردی ہوتی گئی مگر آخر بُرے نتائج نے اہل نظر کی آنکھیں کھولیں۔ اور مذہبی تعلیم کی اہمیت تسلیم کی گئی۔

مسلمانوں میں اگرچہ زمانہ کے انقلاب سے مختلف فرقے پیدا ہوگئے ہیں لیکن پھر بھی سب ایک خدا، ایک رسول، اور ایک ہی کتاب قرآن مجید کو مانتے ہیں اس لئے اگر مذہبی تعلیم کے واسطے اس قسم کی کتابیں تیار ہوں جن میں مذکورہ بالا عنوان پر متحد مضمون ہوں تو شیعہ، سنّی بوہرے، خوجے، وغیرہم سب فرقوں کے بچّوں کو یکساں نفع پہونچے۔ مجھے تھوڑے عرصہ سے یہ خیال پیدا ہوا لیکن کوئی عملی صورت ظاہر نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک دن میرے لایق کرم فرما مسٹر عباس طیب جی صاحب جج ہائیکورٹ بڑودہ نے بہت شد و مد سے اس بحث پر تقریر کی اور مجھ سے اصرار کیا کہ اس مضمون پر مسلمان بچوں

کے واسطے ایک مختصر مگر نہایت دلچسپ بچوں کی طبیعت کے موافق کتاب
لکھوں، چنانچہ میں نے یہ کتاب لکھنا شروع کی قرآن و احادیث ـ سیر
اور مستند تواریخ سے حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پاک
زندگی کے منتخب واقعات عام فہم عبارت میں تحریر کیئے اور بیان کا
یہ انداز رکھا کہ ـ بچوں کو اپنے رسول پاک سے ایک خاص اُنس ہوجائے
اور آپ کا مقدس نام اور آپ کے صحیح حالات کا خاکہ اُن کے ننھے دلوں
پر نقش ہوجائیں ـ

خدا کا شکر ہے کہ حسب دلخواہ کتاب تیار ہوگئی اور مسلمانوں کے ہر فرقہ
کے بچوں کے واسطے ایک چھوٹا سا دلچسپ مذہبی و اخلاقی رسالہ مرتب ہوگیا ـ
حق تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے طفیل سے اس سعی کو مشکور فرمائے اور
ساعی کو بمقتضائے الدال علی الخیر کفاعلہ ـ اجر جزیل عطا فرمائے ـ

سید نواب علی عفی عنہ

بڑودہ محلہ ناگرواڑہ

۲۳ ـ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ١

بی بی آمنہ قریش کے خاندان مین بڑی نیک بخت بی بی تھیں ان کی شادی مکّہ کے سردار عبد المطّلب کے بیٹے عبد اللہ سے ہوئی، خدا کے پیارے ہمارے نبی محمدؐ ان کے اکلوتے بیٹے تھے آپ کے پیدا ہونے میں دو تین ہفتہ باقی تھے کہ ایک عیسائی بادشاہ نے مکّہ پر چڑھائی کی اور بہت سی فوج اور بڑے بڑے ہاتھی۔ ساتھ لاکر چاہا

کہ کعبہ کو گرا دے اور قریش کو پکڑ لے جائے مگر ہمارے نبی کی برکت سے بہت سی ابابیلیں چونچ اور پنجوں میں خدا کے حکم سے کنکریاں داب کر آسمان پر چھا گئیں اور دشمنوں کے سروں پر برسانا شروع کیں وہ کنکریاں ایسی غضب کی تھیں کہ دشمن ٹھہر نہ سکے۔

بی بی آمنہ بیچاری پہاڑ میں چھپ رہی تھیں جب دشمن بھاگے گھر آئیں، ہمارے نبی دوشنبہ کے دن صبح کو پیدا ہوئے، آپ کا نام محمدؐ رکھا گیا، کیا پیارا نام ہے۔ خدا نے آپ کی تعریف کی زمین اور آسمان میں دھوم مچی آپ کی برکت سے سب بلائیں

دور ہوگئیں، مکہ میں قحط تھا بیماری پھیلی تھی، آپ کے پیدا ہوتے ہی پانی برسا اور بیماری دفع ہوئی۔

باب ۲

ہمارے نبی کے پیدا ہونے سے کچھ دن پہلے، آپ کے والد عبداللہ انتقال کر چکے تھے، بی بی آمنہ بھی چند روز بعد دنیا سے چل بسیں، ہمارے نبی بچپن میں یتیم ہوگئے، نہ باپ کا سایہ رہا نہ ماں کی گود میں کھیلنے پائے، نہ کوئی بھائی تھا۔ نہ کوئی بہن آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو بہت مُحبّت سے پالا آپ کی بھولی بھالی صورت اور پیاری پیاری

باتوں سے سب خوش ہوتے تھے۔

ہمارے نبیؐ اپنے چچازاد بھائیوں کے ساتھ موسیٰ نبی کی طرح جنگل میں بکریاں چرانے جاتے تھے، گھر کا کام کاج کرتے تھے اور میل ملاپ کے ساتھ رہتے تھے۔

جب جوان ہوئے آپ کے خاندان کی ایک بی بی خدیجہؓ نے اپنا مال تجارت کے لئے دیکر ہمارے نبی کو ملک شام کی طرف بھیجا، آپ نے مال بیچکر خوب نفع کمایا اور گھر پہونچکر کوڑی کوڑی کا حساب دیدیا۔

بی بی خدیجہؓ بیوہ تھیں آپ کی سچائی محنت

اور لیاقت سے بہت خوش ہوئیں اور چاہا کہ آپ کے ساتھ نکاح کر لیں ابوطالب نے ہمارے نبی کا نکاح بی بی خدیجہؓ سے کر دیا۔

خدیجہؓ بڑی نیک بی بی تھیں، ہمارے نبی کی بہت خدمت کی اور آپ کو بھی بہت مُحبّت تھی۔

باب ۳

بازار میں ایک دن لوگ کہیں سے ایک لڑکے کو پکڑ لائے اور اُس زمانہ کے دستور کے موافق بیچ رہے تھے بی بی خدیجہؓ نے لڑکے کو خرید لیا اور ہمارے نبیؐ کی خدمت کے لئے پیش کیا۔

آپ کو اِس غلام پر بہت ترس آیا اُس پر بہت
مہربانی کی اور اچھی طرح سے رکھا، اُوس لڑکے کو آپ
سے ایسی مُحبّت ہو گئی کہ جب اُس کا باپ مکّہ میں آیا
اور چاہا کہ روپیہ دیکر لڑکے کو واپس لے تو وہ لڑکا کسی
طرح راضی نہ ہوا۔ کہ ہمارے نبی کے پاس سے چلا
جائے، اِس لڑکے کا نام زیدؓ تھا اُسؓ نے مرتے
دَم تک ہمارے نبیؐ کے ساتھ نچھوڑا۔

ہمارے نبی بچّوں پر بہت مہربان تھے، اُن
کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اور اُن کو
پیار کرتے تھے۔

باب ۴

ہمارے نبی جب چالیس برس کے ہوئے تو خدا نے جبرئیل فرشتہ کو جو عیسیٰؑ موسیٰؑ اور سب نبیوں کے پاس خدا کا پیام لاتا تھا بھیجا اور حکم دیا کہ "اے محمدؐ میرے بندوں کو اچھی باتیں بتاؤ بُری باتوں سے روکو اور سب کو سیدھے راستہ پر لاؤ۔"

ہمارے نبی خدا کا فرمان سُنکر صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور اپنے عزیزوں اور اپنی قوم قریش کے سب آدمیوں کو پُکارنا شروع کیا، سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔

"لوگو اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑی بھاری فوج چھپ رہی ہے تاکہ تم کو مار پیٹ کر تمہارا مال و اسباب چھین لے جائے تو کیا تم یقین کرو گے۔

سب لوگ بول اُٹھے۔ "ہاں ہم یقین کریں گے اس وجہ سے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بچپن سے آج تک تم کبھی جھوٹ نہیں بولے تم نے ہمیشہ ہماری بھلائی کا خیال رکھا۔ کہو کیا کہتے ہو تم جو کہو گے ہم سچ سمجھیں گے۔"

یہ سنکر ہمارے نبی نے پکار کر کہا "لوگو تم مجھ کو سچا مانتے ہو تو سنو ایک دن ہم سب کو اس

دُنیا سے خدا کے سامنے چلنا ہے، جیسا کروگے ویسا پاؤ گے، وہاں کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ نہ تمہارے بُت تمہارے کام آئینگے نہ کوئی خدا کے سامنے تمہاری سفارش کرے گا، بس ایک **اللہ** کو مانو جو ہم سب کا پالنے والا اور ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔

یہ سُنکر جو لوگ اچھے تھے اُنھوں نے آپ کا کہا مانا اور مسلمان کہلائے اور جو بُرے تھے اُنھوں نے کچھ خیال نہ کیا اور کافر ہو گئے۔

باب ۵

ہمارے نبی امیر اور غریب ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو خدا کا کلام سناتے تھے اور نیک راہ بتاتے تھے مگر کافر آپ کی نصیحت نہیں سنتے تھے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے، کوئی کہتا تھا آپ جادوگر ہیں کوئی کہتا تھا دیوانے ہیں، توبہ توبہ آپ کو کیسا بُرا کہتے تھے مگر خدا کے پیارے ہمارے نبیؐ اس کا کچھ خیال نہیں فرماتے تھے اور اُن کو اچھی باتیں اور نیکی کرنا سِکھاتے تھے۔

آپ جدھر سے نکلتے تھے کوئی کافر آپ پر خاک جھونک دیتا تھا کوئی راستہ میں کانٹے

ڈال دیتا تھا جس سے ہمارے نبی کے پاؤں لہو
لہان ہو جاتے تھے، غرضکہ آپ کو طرح طرح سے
ستاتے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے ماننے والوں
کو بھی سخت تکلیفیں دیتے تھے جو امیر تھے اُنہیں
گالیاں دیتے تھے اور جو غریب تھے اُن میں سے
کسی کو جلتی ہوئی زمین پر دوپہر کے وقت لٹا کر
سینے پر پتھر رکھ دیتے تھے اور کسی کو کوڑے مارتے تھے
مگر وہ سچے مسلمان سب مصیبتیں سہتے تھے لیکن
اپنا پاک دین اسلام جس کو ہمارے نبی نے
سکھایا تھا نہیں چھوڑتے تھے۔

باب ۶

کافروں نے ایک دن اپنے ایک بڑے سردار کو ہمارے نبیؐ کے پاس اِس لئے بھیجا کہ آپ کو دُنیا کا لالچ دِلا کر خدا کی راہ بتانے سے روک دے وہ سردار آیا اور ہمارے نبی سے بہت نرمی کے ساتھ کہنے لگا۔

"اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم کو اِس کام سے مال اور دولت جمع کرنے کا ارادہ ہے تو ہم سے کہدو ہم سب ملکر تم کو مالا مال کردیں گے، اگر عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو آؤ ہم تم کو اپنا رئیس

بنالیں، اگر حکومت چاہتے ہو تو کہو ہم تم کو اپنا بادشاہ بنائیں"

یہ سُنکر ہمارے نبی نے جواب دیا "اے سردار مجھے یہ کچھ نہیں چاہیئے، آپ جایئے اور لوگوں سے کہہ دیجئے کہ بس ایک ہی خدا کو مانو، اُسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔

باب ۷

کافروں نے مسلمانوں کو اس قدر ستایا کہ مکّہ میں رہنا مشکل ہوگیا، ہمارے نبی نے یہ حال دیکھکر بہت سے مسلمانوں کو حبشیوں کے مُلک

میں جہاں کا بادشاہ عیسائی تھا بھیج دیا، کافروں نے پیچھے پیچھے اپنا قاصد بادشاہ کے پاس بھیجا تاکہ اُن بیچاروں کو وہاں بھی پناہ نہ ملے۔

بادشاہ نے مسلمانوں کو دربار میں بلوا کر اُن کا حال پوچھا، جعفرؓ ہمارے نبی کے چچازاد بھائی نے جواب دیا۔

"اے بادشاہ ہم بتوں کو پوجتے تھے، نجس رہتے تھے، مُردار کھاتے تھے، بات بات پر لڑتے تھے اور بیہودہ بکتے تھے۔ خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا کہ ہماری قوم میں ایک نبی پیدا کیا جن کا نام محمدؐ ہے، وہ بہت شریف، نیک اور سچے آدمی ہیں انہوں نے

ہم کو سمجھایا ہے کہ ہم ایک خدا کو مانیں، بتوں کی
پوجا چھوڑیں۔ سچ بولیں۔ جو وعدہ کریں، پورا کریں۔ اے
بادشاہ ہم نے اپنے نبی کا کہا مانا۔ اس پر ہماری
قوم ہم سے خفا ہے۔ اور ہم کو اس قدر ستایا کہ ہم اپنا
گھر بار چھوڑ کر تیرے مُلک میں پناہ لینے آئے ہیں۔"

بادشاہ نے یہ سُنکر کہا اچھا کچھ قرآن پڑھو۔
جعفرؓ نے سورۂ مریم کی چند آیتیں ایسی
پڑھیں کہ بادشاہ اور اُس کے دربار کے
پادریوں کے آنسو جاری ہو گئے اور
کہنے لگے بیشک یہ خدا کا کلام ہے،
مسیح نے انجیل میں اِسی نبی کے لئے

پیشین گوئی کی تھی، حقیقت میں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کہکر وہ سب مع اپنے بادشاہ کے آخر مسلمان ہو گئے۔

باب ۹

ہمارے نبی کو جب کافروں نے بہت ایذا دی تو تھوڑے دن کے واسطے آپ مکہ سے نکل کر طائف کے شہر میں تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں کو ہدایت کرنا شروع کی، طائف کے سرداروں کو اپنے مال اور دولت پر بہت غرور تھا، نہ خدا کا

کلام سُننا اور نہ ہمارے نبی کی کچھ قدر کی اور غلاموں اور لڑکوں کو لگا دیا جنھوں نے آپ کو گالیاں دے دے کر پتھر مارے اور شہر سے باہر کر دیا۔

ہمارے نبی زخموں سے چُور بھوکے پیاسے جنگل میں ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور نماز پڑھ کر دعا مانگی "خداوندا! تو خوش ہے تو کچھ غم نہیں، میں تیرا پیام پہونچانے میں پوری کوشش کروں گا، تو ہی میری مدد کر"

آخر ہمارے نبیؐ پھر مکّہ لوٹ آئے اور اب اُن مسافروں کو جو مکّہ میں باہر سے آکر ٹھیرتے تھے ہدایت کرنا شروع کی، چنانچہ چند آدمی جو مدینہ سے

آئے تھے خدا کا کلام سنکر آپ پر ایمان لائے۔

باب ۹

ہمارے نبی ایک رات کعبہ میں لیٹے تھے، خدا نے جبرئیل کو بھیجا اور آپ کو آسمان پر بلایا۔ فرشتہ ہمارے نبی کو پہلے بیت المقدس میں لے گیا۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی، پھر آسمان پر لے گیا جہاں آپ نے عیسیٰؑ اور موسیٰؑ، یوسفؑ اور ابراہیمؑ، نوحؑ اور آدمؑ سب نبیوں سے ملاقات کی۔

پھر خدا نے ہمارے نبی کو آسمانوں کے اوپر

اپنے پاس بلایا آپ سے کلام کیا اور بڑا مرتبہ عطا کیا اور حکم دیا کہ اپنی اُمّت کو فجر ظہر عصر مغرب اور عشا پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کی تاکید کرنا جِس سے خدا کے یہاں اُن کو بڑا مرتبہ ملیگا۔

اس کے بعد ہمارے نبی وہاں سے واپس آئے اور آسمانوں کے عجائبات دیکھے، فرشتوں اور نبیوں نے آپ کو مبارکباد دی، پھر جبرئیلؑ ہمارے نبی کو جہاں سے ساتھ لے گئے تھے وہیں اُسی رات کو پہونچا گئے۔

باب ۱۰

مدینہ والوں نے جب اپنے ساتھیوں سے جو ہمارے
نبی پر ایمان لائے تھے آپ کا حال سُنا، خوشی
خوشی مکّہ میں آپ کے پاس آئے خدا کا کلام سُنا
اور مسلمان ہو گئے، پھر ہمارے نبی سے کہنے لگے
"یا رسول اللہ کافروں نے اِس شہر میں آپ کو بہت
تکلیف دی ہے۔ اور مسلمانوں کا یہاں رہنا مشکل ہے
اب آپ مدینہ تشریف لیچلئے اور وہاں لوگوں کو ہدایت
کیجئے ہم سب جان اور دل سے آپ کی خدمت کو
حاضر ہیں"

ہمارے نبی نے قبول کیا اور آپ کے فرمانے
کے موافق مسلمان اپنے بھائیوں کے ساتھ مدینہ
چلے گئے پھر ہمارے نبی نے بھی تیاری کی، کافروں
نے جب یہ دیکھا تو بہت بگڑے اور سبھوں نے
ملکر آپ کے مار ڈالنے کی تجویز کی، اور رات کے
وقت مکان کے آس پاس چھپ رہے تاکہ
موقع پاکر چپکے سے آپ کا کام تمام کردیں۔

مگر خدا نے ہمارے نبی کو بچا لیا، کافر کچھ نہ کرسکے
اور آپ صاف مکان سے نکل گئے اور شہر کے
باہر ایک غار میں چھپ رہے۔

صبح کو کافروں نے چاروں طرف سوار دوڑائے

اور خود بھی ڈھونڈھنے نکلے کہ جہاں آپ ملیں وہیں قتل کر ڈالیں، چند کافر غار تک بھی پہونچے، اُس وقت ہمارے نبی کے ساتھی نے زندگی سے مایوس ہوکر کہا اب ہم نہیں بچ سکتے مگر ہمارے نبی نے فرمایا کیا غم ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے"

خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو، اوس غار کے مُنہ پر مکڑی نے جالا تان دیا تھا اور جنگلی کبوتر نے انڈے دئے تھے کافر سمجھے کہ یہ غار ویران پڑا ہے اندر نہ آئے اور آپ کی تلاش میں آگے بڑھ گئے، آخر ناکام واپس آئے۔

تیسرے دن ہمارے نبی غار سے نکلے اور مدینہ

کو چلے مگر ایک سوار نے آپ کو دیکھ لیا اور نیزہ لیکر پیچھے دوڑا، خدا نے اپنے پیارے نبی کی حفاظت کی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سوار مُنہ کے بَل پتھریلی زمیں پر گر پڑا۔ ہمارے نبی نے اپنے دشمن پر رحم کر کے دعا دی، وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور توبہ کر کے آپ پر ایمان لایا۔

باب ۱۱

مدینہ پہونچ کر ہمارے نبی نے سب مسلمانوں کے ساتھ مِل کر اپنے ہاتھ سے ایک مسجد بنائی اور خدائے پاک کی عبادت بے روک ٹوک ہونے لگی۔

ہمارے نبی مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز
پڑھکر فرماتے تھے جو شخص خدا کی مخلوق سے محبّت رکھتا
ہے اور بچّوں کو پیار کرتا ہے خدا اُس پر مہربان
ہے، لوگو محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اپنے عزیزوں
اور غیروں سب سے نیک سلوک کرو، خندہ پیشانی
کے ساتھ سلام کرکے ایک دوسرے سے ملو؛
خود نیکی کرو اور دوسروں کو نیکی کرنا سکھاؤ۔

یہودیوں کے سردار عبد اللہ ابن سلام
نے جس وقت ہمارے نبی کی نصیحت سُنی اور
آپ کے چہرہ پر خدا کا نور چمکتا ہوا دیکھا فوراً
کلمہ پڑھا، اِسی طرح بہت سے مدینہ والے مسلمان

ہو گئے۔

مکّہ کے کافر یہ حال سنکر بہت بگڑے اور یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ بار بار فوجیں لیکر مدینہ پر حملہ کرتے تھے تاکہ ہمارے نبی کو اور مسلمانوں کو قتل کرکے اسلام کو مٹا دیں مگر خدا نے اسلام کو فتح دی۔

باب ۱۲

اُحد کی لڑائی میں کافروں نے ہمارے نبی کو تیروں اور پتھروں سے اِس قدر زخمی کیا کہ آپ غش کھا کر گر پڑے کافر سمجھے کہ آپ کا خاتمہ

ہوگیا مگر خدا نے ہمارے نبی کو زندہ رکھا، آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے دشمنوں کے واسطے دعا کی، خداوندا میری قوم کو بخش دے یہ جانتے نہیں ہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔

ایک دن آپ ایک درخت کے نیچے تنہا سو رہے تھے ایک کافر جس کا نام وعثور تھا لپکا اور تلوار سونت کر کہنے لگا۔ "اے محمدؐ اب تم کو کون بچا سکتا ہے" ہمارے نبی اُٹھ بیٹھے اور کہنے لگے "خدا میرا بچانے والا ہے" یہ کہکر وعثور کی تلوار لپک کر چھین لی اور فرمایا" اب تُو بتا تجھے کون بچائے گا" وعثور اپنی زندگی سے مایوس ہوکر

کہنے لگا "کوئی نہیں"

ہمارے نبی نے یہ سُنکر تلوار اُس کے سامنے پھینک دی اور فرمایا وعثور اپنی تلوار اٹھالے اور مجھ سے رحم کرنا سیکھ" دعثور پر ہمارے نبی کی بہادری اور رحم کا ایسا اثر ہوا کہ اُسی وقت توبہ کی اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگیا۔

باب ۱۳

مکّہ کے کافر مسلمانوں سے سات برس تک سخت لڑائیاں لڑتے رہے مگر کچھ نہ کرسکے ہمارے نبی آخر مسلمانوں کے ساتھ مکّہ میں داخل ہوئے،

سب کافر گھیر لئے گئے، یہ وہی کافر تھے جنھوں نے ہمارے نبیؐ کو اور مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی تھیں اور قتل کر ڈالنا چاہتے تھے، اِنہیں کے ظلم سے مکّہ چھوڑنا پڑا تھا۔

غرضکہ جب سب کافروں کو مسلمانوں نے گھیر لیا، ہمارے نبیؐ نے فرمایا "لوگو تمہارا کیا خیال ہے آج تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے گا"

کافروں نے سر جھکا کر جواب دیا "اے ہمارے نیک بھائی ہم پر رحم کیجئے"

ہمارے نبی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا "میں نے تم سب کو معاف کیا، جاؤ تم سب آزاد ہو"

کافروں کو یقین تھا کہ اُن کے گُناہ معافی کے قابل نہیں ہیں اور اُن سے ضرور بدلا لیا جائیگا مگر ہمارے نبیؐ کا یہ رحم اور کرم دیکھکر بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے بیشک آپ سچّے نبیؐ اور خُدا کی رحمت ہیں اُسی دن سے کافروں نے توبہ کی اور سب آپ پر ایمان لائے۔

اِن کافروں میں ایک شخص ہبار بن اسود بھی تھا جِس نے ہمارے نبیؐ کی بڑی بیٹی زینبؓ کو قتل کرڈالا تھا؛ اُس دن یہ شخص پہلے ڈر کے مارے چھپ رہا۔ پھر ہمارے نبی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ "میں اب بہت

شرمندہ ہوں آپ میرا گناہ معاف فرمائے" ہمارے نبیؐ نے سر جھکا لیا اور فرمایا "تو اب کیوں شرمندہ ہے، جا میں نے تجھے معاف کیا۔"

باب ۱۴

حبشی کافروں کا ایک غلام تھا، اس نے اُحد کی لڑائی میں ہمارے نبیؐ کے چچا حمزہؓ کو شہید کر کے آپ کا جگر نکال لیا تھا، مکّہ فتح ہونے کے بعد بھاگا بھاگا پھرتا تھا۔ آخر کوئی پناہ کی جگہ نہ پا کر ایک دن ہمارے نبیؐ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا "مجھے اتنی مہلت دیجئے

کہ ہیں آپ سے خدا کا کلام سنوں "ہمارے نبی
نے یہ آیت پڑھی۔
قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن
رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۝
"اے محمدؐ کہدو کہ اے میرے بندو جنھوں نے
اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے
ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہوں کو بخشنے
والا ہے (پارہ ۲۴)
حبشی یہ سنکر کہنے لگا "کیا میرا بھی گناہ معاف
ہوسکتا ہے۔ ہمارے نبیؐ نے فرمایا "کیوں نہیں"
حبشی نے اسی وقت توبہ کی اور آپ پر ایمان لایا۔

باب ۱۵

ایک لڑائی میں بہت سے یمن کے کافر پکڑے گئے ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی، ہمارے نبیؐ قیدیوں کے پاس گئے، حاتم کی بیٹی نے آپ کو دیکھکر کہا:

"میں اپنے قوم کے سردار حاتم کی بیٹی ہوں جو عرب میں بڑا سخی مشہور ہے، میرا باپ مرچکا ہے، بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا ہے، میرا آج کوئی مددگار نہیں ہے اور میں قیدی ہوں۔"

ہمارے نبیؐ نے نہایت نرمی اور مہربانی سے

فرمایا "اے لڑکی تیرے باپ میں تو سچے ایمان والوں کی صفت تھی وہ بڑا سخی تھا، جا ہم نے تجھے چھوڑ دیا" لڑکی نے کہا میرے ساتھ میری قوم پر بھی رحم کیجئے، ہمارے نبیؐ نے قیدیوں کو بھی چھوڑ دیا اور اُس لڑکی کو راستہ کا خرچ دیکر اُس کے بھائی عدی کے پاس بھیجدیا، عدی نے جب اپنی بہن سے یہ حال سنا ہمارے نبیؐ کے پاس آیا۔ اور توبہ کرکے مع اپنی بہن کے مسلمان ہوگیا۔

باب ۱۶

نجران کے عیسائی ہمارے نبیؐ کے پاس آئے

اور کہنے لگے "مسیحؑ کنواری مریمؑ سے پیدا ہوا وہ خدا کا بیٹا ہے، باپ بیٹا اور روح القدس یہ تین ایک ہیں"

ہمارے نبی نے فرمایا "مسیحؑ تو بے باپ کے پیدا ہوے مگر بتاؤ آدمؑ کے ماں باپ کون تھے سنو! خدا کی ذات پاک ہے نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ بی بی، وہی سارے جہان کا پالنے والا اور ہم سب کا مالک ہے، موسیٰؑ نبی کی طرح عیسیٰؑ بھی نبی تھے۔ اور خدا کے نیک بندے"

یہ سنکر عیسائیوں نے تکرار شروع کی آخر یہ طے ہوا کہ عیسائیوں کا پیشوا اور ہمارے نبیؐ اپنے اپنے

بال بچوں کو ساتھ لیکر دعا کریں کہ جو جھوٹ کہتا ہو اس کو خدا غارت کر دے۔

ہمارے نبی صبح کو اِس شان سے چلے کہ اپنے چھوٹے نواسے حسینؑ کو گود میں لئے ہوئے، بڑے نواسے حسنؑ کی اُنگلی پکڑے ہوئے، پیچھے بی بی فاطمہؓ آپکی بیٹی اور اُن کے پیچھے اُن کے شوہر علیؓ۔

عیسائیوں کا پیشوا یہ حال دیکھکر کہنے لگا "میرے بھائیو اِن سے ہرگز مقابلہ نہ کرنا، یہ ایسے نیک بندے معلوم ہوتے ہیں اور اِن کی صورتوں پہ ایسی روشنی ہے کہ اگر خدا سے دعا

مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو بیشک خدا اِن کی دعا قبول کرے گا۔"

عیسائی یہ سُنکر قائل ہو گئے اور آخر ہمارے نبیؐ پر ایمان لائے۔

باب ۱۷

ہمارے نبیؐ کے پاس کوئی محتاج آتا تو آپ بھوکے رہتے اور اُس کو اپنا کھانا کھلاتے اور اپنا کپڑا اُتار کر دیدیتے اور کبھی کِسی کا سوال رَد نہ فرماتے آپ سیدھی سادھی زندگی بسر کرتے تھے، فقیروں کے پاس بیٹھتے اور مِسکینوں کو اپنے ساتھ کھانا

کھلاتے تھے۔

ایک دن آپ اپنی کوٹھری میں چٹائی پر لیٹے تھے اور کچھ بچھانے کو نہ تھا، چٹائی کے نشان آپ کے پاک جسم پر بن گئے۔

ایک مسلمان نے یہ دیکھکر کہا "روم اور ایران کے بادشاہ عیش کرتے ہیں مگر ہمارے نبی جو دین اور دنیا کے بادشاہ ہیں آہ اِس حال سے رہتے ہیں"

ہمارے نبیؐ نے یہ سنکر فرمایا "مجھے دنیا کا عیش نہیں چاہیئے، خداوندا مجھے مسکینوں کی طرح موت دے"

باب ۱۸

ہمارے نبیؐ نے بہت سے معجزے دکھائے
ایک دن آپ جنگل میں جارہے تھے اور بہت سے
دیندار آپ کے ساتھ تھے، گرمی کی شدت تھی دوپہر
کا وقت اور پانی کا کہیں نشان نہ تھا۔

ہمارے نبیؐ نے تب ایک چھوٹی سی مشک جس
میں تھوڑا سا پانی تھا اٹھائی اور لوگوں کو پلانا
شروع کیا، سبھوں نے پانی خوب پیا اور وہ چھوٹی
سی مشک سیکڑوں آدمیوں کے واسطے کافی ہوگئی۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک غریب مسلمان نے

آپ سے عرض کیا "میرا باپ یہودیوں کا قرضہ چھوڑ کر مر گیا ہے یہودی مجھ پر سختی کرتے ہیں اور اپنا روپیہ مانگتے ہیں مگر میں محتاج ہوں"

ہمارے نبیؐ نے فرمایا "تیرے پاس کوئی چیز ہو تو لا" اس نے تھوڑے خرمے لا کر رکھدئے

ہمارے نبی نے خرموں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور فرمایا "اب ان خرموں کو تول تول کر قرضخواہوں کو دینا شروع کر" اس نے ایسا ہی کیا اور منوں خرمے تول دیے اور سارا قرضہ ادا ہو گیا۔

ایسے بہت سے معجزے آپ نے دکھائے مگر سب سے بڑا معجزہ آپ کا قرآن ہے جس کا مثل

نہیں ہے اور نہ ہوگا۔

باب ۱۹

یہودیوں کو ہمارے نبیؐ سے بہت دشمنی تھی اور چاہتے تھے کہ کسی طرح آپ کو قتل کر ڈالیں کبھی لڑتے تھے کبھی دغا کرتے تھے، کبھی لوگوں کو بہکا کر مدینہ پر حملہ کرا دیتے تھے مگر خود ہی ذلیل ہوتے تھے۔

ایک دن یہودیوں کے سردار حارث کی بیٹی زینب نے ہمارے نبیؐ کی دعوت کی اور کھانے میں چپکے سے زہر دیدیا، مسلمانوں کو جب یہ حال

معلوم ہوا، زینب کو پکڑا، مگر ہمارے نبیؐ نے فرمایا

"اب اس عورت کو چھوڑ دو میں نے معاف کیا"

عورت چھوڑ دی گئی مگر ہمارے نبی آخر اسی زہر کے

اثر سے ۶۳ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت

ہو کر خدا کے پاس پہونچے۔

مدینہ میں ہمارے نبیؐ مسجد نبوی کے حجرہ میں

آرام فرماتے ہیں، لاکھوں کروڑوں مسلمان ملکوں

ملکوں سے آتے ہیں اور آپ کی زیارت کرکے

درود پڑھتے ہیں۔

باب ۲۰

ہمارے نبی ۱۳ برس مکّہ میں اور دس برس مدینہ میں کُل ۲۳ برس تک خدا کے حکم سے لوگوں کو ہدایت فرماتے رہے۔

خدا نے اپنا پاک کلام **قرآن شریف** آپ پر اُتارا جس سے بڑھکر دنیا میں کوئی کتاب نہیں ہے، یہ آسمانی کتاب ہمکو اِسلام کا سچّا مذہب سکھاتی ہے۔

ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں اُسی کی عبادت کرتے ہیں کوئی اُس کا مثل نہیں، کوئی اُس کا

شریک نہیں، نہ کوئی اُس کا بیٹا ہے نہ کوئی باپ
اُسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے،
چڑیاں، جانور اور آدمی سب کو پیدا کیا ہے اور
وہی سب کو پالتا ہے، فرشتے اُس کے پاک
بندے ہیں اور دن رات اُس کا حکم بجا لاتے
ہیں۔

وہ اللہ ایسا مہربان ہے جس نے ہمیں اچھی
باتیں سکھانے کے واسطے ہر جگہ نبیوں کو بھیجا
جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کو نیک
راہ بتائی، سب کے بعد خدا نے ہمارے پیارے
نبی محمد مصطفےٰ کو بھیجا جنھوں نے اِسلام کا

ایسا کامل دین سکھایا کہ اب کسی نبی کی قیامت تک ضرورت نہیں ہے، اسلام ساری دنیا کو نجات کا سیدھا اور صاف راستہ بتاتا ہے۔

ہمارے نبی نے ایسی اچھی تعلیم دی کہ اب ہندو اور عیسائی وغیرہ بھی ایک خدا کو ماننے جاتے ہیں، ہم آپ کو سچّا نبی مانتے ہیں اور آپ سے پہلے جتنے نبی اور نیک بندے تھے سب کو سچّا مانتے ہیں۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ ہم سب مرنے کے بعد زندہ ہوں گے جو نیک ہیں وہ بہشت میں چین کریں گے اور جو بد ہیں وہ دوزخ میں جلیں گے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے نبیؐ نے
ہم کو سکھایا وہ سب خدا کے حکم سے سکھایا اور
ہم کو ویسا ہی کرنا چاہیئے۔

ہم سب گنہگار ہیں مگر خدا کی رحمت سے نااُمید
نہیں ہیں، ہمارے نبیؐ اپنی زندگی میں دشمنوں
کے واسطے بھی دُعا مانگتے تھے، ہم اپنے پیارے
نبیؐ سے محبت کرتے ہیں کیا آپ ہمارے واسطے
خدا سے دعا نہ مانگینگے؟

خدا ہمارے نبیؐ کی دعا قبول کرتا تھا ہمارے
نبیؐ جب ہمارے واسطے دُعا کریں گے کیا قبول
نہ ہوگی؟،

بیشک ہم اپنے پیارے نبی محمدؐ سے مُحبّت
کرتے ہیں، آپ ہمارے واسطے خدا سے دعا مانگیں گے
اور خدا ہم کو دنیا اور دین میں خوش رکھے گا۔
ہم سب کلمہ پڑھتے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ
کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
ہم سب اپنے پیارے نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اے اللہ محمدؐ پر اور آپ
کی اولاد پر دُرُود بھیج +

تمت بالخیر

